نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۱ - جلد ۱ | لودیانہ ۱۵ مئی ۱۸۷۳ء | قیمت ۳ پائی

اشتہار قیمت نور افشاں

جو ہفتہ میں ایکبار جمعرات کے روز شایع ہوتا ہے - قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ اور مع محصول عہ +

جو صاحب بارہ پرچے اکٹھے طلب فرمائینگے قیمت اُنکی دو روپیہ سالیانہ یعنے ۲ فی پرچہ لیا جائیگا اور محصول ڈاک ذمہ خریداران نہ ہوگا بلکہ مالک مطبع اپنی طرف سے لگائینگے +

سر بارٹل فریر صاحب کی یورپ افریقہ میں تجارت غلامان کی موقوفی میں کوشش

سر بارٹل فریر صاحب بمبئی میں ہیں چند روز میں شملہ کو تشریف لیجائینگے جس کام کے لئے وہ ولایت سے تشریف لائے تھے افسوس ہے کہ وہ پورا نہیں ہوا کیونکہ سلطان زنجبار نے اپنی سلطنت میں رسم خرید و فروخت غلامان کی انسداد کی نسبت عہد کرنے سے انکار کیا +

ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ زنجبار کی سلطنت اور حبش کے ملک میں تین سو پچاس میں تک کلوا سے لیکر راسون تک تاحال تجارت غلامان جاری ہے +

اگرچہ اس ناکامیابی سے ہمکو نہایت تاسف ہے کیونکہ صاحب موصوف باتفاق رائے سلطنت انگلشیہ و امریکہ بادشاہزادی کے حضور سے اس امر قبیح کے موقوف کرنیکی نسبت ہر طرح کے کامل اختیار اور ایک بڑی بھاری اُمید کے ساتھ یہاں تشریف لائے تھے +

لیکن تاہم اُنکا یہہ سفر فایدہ سے خالی نہیں کیونکہ صاحب ممدوح نے اس سفر میں بہت سے ایسے امورات دریافت کئے ہیں جو کہ اس مطلب پر کامیاب ہونیکے واسطے انجام کو بہت مفید ہونگے - مفصل حال اُنکے اس بحث و تکرار کا جو اس معاملہ میں سلطان زنجبار سے ہوا یہہ ہے - سر بارٹل فریر صاحب جنوری کے شروع میں زنجبار میں پہنچے اور ۱۰ کو سلطان سے اُن کی ملاقات ہوئی اس ملاقات میں سلطان نے موقوفی تجارت غلامان کی نسبت دو اعتراض کئے +

پہلا یہہ کہ پچھلے سال میں طوفان کے آنے سے جزیرہ زنجبار کو بہت نقصان پہنچا - دوسرا محاصل سلطنت کا گھٹ گیا اس نقصان کا پورا ہونا سوائے محنت اور مدد غلامان کے ناممکن ہے +

اسکے جواب میں بارٹل فریر صاحب نے بیان کیا کہ آزاد لوگوں کی محنت سے سلطنت کو زیادہ فایدہ حاصل ہوگا اور زیادہ مدد پہنچیگی بہ نسبت مدد غلاموں کے اور اس امر کے ثبوت میں سلطنت انگلستان اور امریکہ کی ترقی کی نظیر دی اور یہہ بھی فرمایا کہ اگر آپ اس رسم کو اپنے ملک سے بالکل نیست و نابود کردینگے تو سلطنت انگلستان - جس طرح سے کہ ضرور اور ممکن ہوگا آپکے اس نقصان کو کسیقدر پورا کردیگی اور اُسکا کسیقدر معاوضہ ادا کردیگی +

اس تقریر معقول سے سلطان زنجبار نے قایل ہوکر جواب دیا کہ میں اسکا جواب کل دونگا اور بعد ازاں سلطان اپنی دولتسرا کو تشریف لے گئے اور اپنے وزرا اور اُمرا اور ارکان سلطنت سے مصروف بہ مشورہ ہوئے +

واضح ہو کہ بعض اُن میں سے اہل مشورہ یورپین تھے جو سلطان کو اس رسم کے موقوف کرنیکی نسبت مانع آئے اور آخر الامر یہہ نتیجہ ظہور آیا کہ سلطان نے اُنکی صلاح اور مرضی کے موافق سفیر ملکہ معظمہ کو جواب بھیجدیا اور اس عہد کے منظور کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوا - اور اُسکی وجوہات یہہ تحریر کیں +

۱ - یہہ کہ طوفان کے باعث میرے ملک کو بہت نقصان پہنچا اور اس لئے اسوقت میں کسی صورت سے غلامان کو آزادگی حاصل نہیں ہوسکتی +

۲ - ہم پورب کے رہنیوالے ہیں اور غلام رکھنے کا دستور ہمارے بیچ میں آبا و اجداد سے جاری ہے اور اُسکا دور ہونا مشکل ہے +

۳ - یہہ ہماری دینی رسم ہے قرآن میں اسکی اجازت ہے +

۴ - یہہ تجارت غلامان آخری عہدنامہ میں جو ۱۸۴۵ء کے اندر انگلستان سے ہوا تھا برقرار رکھی گئی ہے +

اس جواب کے حاصل ہونے سے دوسرے روز بعد سر بارٹل فریر صاحب سلطان کی خدمت میں گئے اور اُنکو سمجھایا کہ اسکا نتیجہ آخر کو خراب نکلیگا اس لئے مناسب ہے کہ سلطان اس امر پر نظر ثانی فرماویں اور پھر غور و تامل کے بعد جواب مرحمت کریں +

لیکن ۱۱ فروری کو سلطان کی طرف سے پھر جواب صاف اُسی مضمون کا آیا جیسا کہ پہلے آیا تھا +

اس جواب سے ظاہر ہے کہ سید برگش سلطان زنجبار تجارت

غلامان کے جاری رہنے کا ایک بڑا مددگار اور معاون ہو اور اس رسم ناپسندیدہ کا ایک بڑا محافظ +

یاد رہے کہ جن دنوں میں یہہ گفتگو سلطان کے ساتھ ہو رہی تھی تو اُن دنوں میں رود بار میں ایک کشتی غلامان کی حبش کے ملک سے فروخت کے لئے آتی تھی بعض تو اُس میں سے مُردہ اور بعض نیم جان ہو گئے تھے۔ اور اُنکی حالت سخت پریشان اور سخت تباہ ہوتی تھی جس کے دیکھنے سے انسان کے دل میں ایک طرح کی عبرت اور خوفِ خدا لرزہ پیدا کرتا تھا اور یہہ سب مصایب و شداید سر بارٹل فریر صاحب نے بچشم خود ملاحظہ اور معاینہ کئے +

بعد ازاں سر بارٹل فریر صاحب مع اپنے ہمراہیوں کے مایوسی کے ساتھ زنجبار سے رخصت ہوئے اور اُسکی نواحی کے شہروں میں ایک مہینہ تک اُن امور کے دریافت اور انکشاف کے لئے پھرتے رہے آخر کو معلوم ہوا کہ سلطان کو اپنی سلطنت کے باہر کسی طرح کا اختیار و اقتدار حاصل نہیں اور اُسکی سلطنت کے کنارہ پر پرتگال کے لوگ آباد ہیں اور وہ بھی سلطان کے موافق کمزور ہیں اور وہ بھی غلاموں کی تجارت کرتے ہیں لیکن وہاں خصوصاً عرب کے باشندوں اور ہندوستان کے بانیہ لوگوں میں یہہ رسم زیادہ تر رایج ہے +

وہاں سے سر بارٹل فریر صاحب جزیرہ میدا گاسکر میں تشریف لے گئے وہاں کی بادشاہزادی عیسائی ہے اور اُسکی سلطنت میں غلامان کی تجارت ہرگز نہیں ہے اور اُنکے نزدیک دو دو تین شہر ہیوتا۔ اور قصبہ واقع ہیں اُن میں چینی بہت ہوتی ہے اور متصل اُن شہروں کے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جسکا نام جو انجر ہے اور وہاں کا سردار چینی کی تجارت کرتا ہے اور اپنے تصرف میں غلام نہیں رکھتا وہاں سے سر بارٹل فریر صاحب شہر کو آس کو جو چین کے کنارہ پر ہے تشریف لے گئے اور معلوم کیا کہ وہ شہر مخزنِ غلامان ہے اور غلامان کی بہت تجارت وہاں ہوتی ہے وہاں کا حاکم صاحب ممدوح کے ساتھ خاطر و تواضع سے پیش نہیں آیا کیونکہ اُسکو یہہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ یہہ رسم غلامی کی استیصال کے واسطے تشریف لائے ہیں وہاں سے سر بارٹل فریر صاحب شہر گوشمنی میں جو زنجبار کے ملک میں واقع ہے گئے اس جگہہ ایک انگریز مشنری فریر ٹاؤن کا بڑا ایک کارڈی کا کمیت ہے جسمیں چھ سو آزاد کئے ہوئے غلام روزمرہ کام کرتے ہیں اور انمیں ہر روز ترقی روز افزون کرتے جاتے ہیں سر بارٹل فریر صاحب نے فارن سکرٹری انگلستان کی خدمت میں اُسکی سفارش بھی کی اور نیز تحریر کیا کہ حبش کے غلامان کو آزادگی دیکر ایسے کاموں میں مصروف کرنا چاہئے۔ اب بھی سلطان زنجبار کا خیال تجارت غلامان کی نسبت ایسا ہی تھا جیسا کہ اُنہوں نے اپنے جواب سابقہ میں ظاہر کیا تھا +

اسواسطے سر بارٹل فریر صاحب ۔۔۔۔ ہمراہی ۱۷۔ مارچ کو وہانسے رخصت ہو کر سیدھے بمبئی میں ۲۲۔ اپریل کو پہنچ گئے راستہ میں وہ دو یا تین جگہہ ضروری کام کے لئے ٹھہرے +

اب اس معاملہ پر طرح طرح کی رائیں اخباروں میں سرچ ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس ناکامیابی کا سارا سبب یہہ ہے کہ فارن سکرٹری انگلستان کا زنجبار کی حالات اور اُسکی رسم و رواج سے بالکل ناواقف ہے اور بباعث دوری ملک وہ اس کام کو بخوبی انجام نہیں کر سکا اگر یہہ کام گورنر جنرل کشور ہند کے سپرد ہوتا تو بخوبی حسن انجام کو پہنچتا کیونکہ ہندوستان سے زنجبار بہت نزدیک ہے اور گورنمنٹ ہند کے ماتحت ایسے بہت سے امرا ہیں جو زنجبار کے حال و حقیقت راہ و رسم سے بخوبی واقف ہیں +

میری رائے میں یہہ خیال باطل ہے اگرچہ فارن سکرٹری انگلستان زنجبار کی حالات سے واقف نہیں لیکن سر بارٹل فریر صاحب اچھی طرح واقف ہیں کیونکہ صاحب ممدوح ہندوستان میں بہت مدت تک افسر رہے ہیں اور ایک عرصہ تک بمبئی کے گورنر رہے بلکہ میری رائے میں اور کوئی شخص ایسا کم تر ہوگا جو سر بارٹل فریر صاحب سے زیادہ واقفیت نسبت حالات زنجبار اور ملک یورپ کی رکھتا ہو +

بلکہ اس ناکامیابی کا یہی سبب ہے کہ سلطان زنجبار انگلستان کے اِن خیالات کی قدر و منزلت نہیں پہچانتا اور نہیں جانتا کہ غلامان کی آزادگی میں نہ محض غلامان کو ہی فایدہ پہنچیگا بلکہ اُسکی سلطنت کو بھی اور اُسکی تعلیم اس قسم کی ہے کہ وہ ہمیشہ سے اس کام کو اچھا جانتا ہے اور بروئے مذہب بھی ممنوع نہیں سمجھتا اور سوائے اسکے ظاہراً اُسکو اسمیں بہت فایدہ ہے یہہ بات ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک کام تمام زمانے کے نزدیک بہت بُرا اور اخلاق سے بعید ہو۔ لیکن وہ شخص جو اُسکو ہمیشہ سے کرتا ہے اور اُسکی آبائی رسم کے مطابق ہو اور اُسمیں اُسکا فایدہ بھی ہے اُسکو مشکل چھوڑ سکتا ہے +

میری رائے میں یہہ کام دو طرح سے انجام پا سکتا ہے +

۱- اُس پر فوج کشی ہو اور زبردستی چھوڑایا جاوے +

۲- اُسکے سارے نقصان کا معاوضہ ادا کر دیا جاوے +

اِن دونوں تجاویز میں سے دوسری تجویز اچھی ہے کیونکہ اس میں بے انصافی نہیں ہے +

اخبارات مُلکی و ولائیتی

جاپان۔ مسٹر آرسی نورسی موری ایلچی جاپان جو ملک امریکہ میں ہے گمان کرتا ہے کہ زبان جاپان ہماری ضروریات کے لئے کافی نہیں ہے اسلئے چاہتا ہے کہ کوئی اور یورپ کی شایستہ زبان۔ منجملہ جنکے وہ زیادہ انگریزی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ جاری کیجاوے اور سب مدارس میں اُسکی تعلیم دیجائے تاکہ وہ آیندہ کے لئے ملکی زبان بن جائے ونیز یہہ کہ الفاظ انگریزی کے جو بیقاعدہ اور خلاف قیاس ہیں ترمیم و تصحیح کئے جاویں کہ اُسکی تحصیل میں کچھ دقت پیش نہ آوے +

سرکاری و امدادی اسکول۔ صاحب ڈائرکٹر اف پبلک انسٹرکشن کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۸۹۹ء میں ملک پنجاب میں کل ۱۹۱۱ اسکول تھے جنمیں ۴۷۷۴۰ طلبا تعلیم پاتے تھے اور خرچ ۴۰۱۸۹۴ روپیہ تھا اور ۱۹۰۹ء میں ۱۱۸۷ اسکول تھے اور تعداد طلبا ۶۲۷۷۰ تھے اور کل خرچ ۴۷۷۰۵۰ روپیہ تھا



انہیں سے ۱۷م۵ امدادی اسکول ہیں جنمیں ۲۶۸۰۳ لڑکے پڑھتے ہیں اور سرکاری خرچ ۱۵۹۰۹۰ روپیہ ہی تعداد ۔۔۔ کرہ میں لڑکیوں کے سرکاری اسکول ۱۲۵ اور امدادی ۳۱۰ ہیں جنمیں اوسط حاضری ۹۰۸۹ لڑکیاں ہیں جو اکثر ہندوؤں کی ہیں اور انکا خرچ ۴۴۰۷ روپیہ ہی +

وہ بات جو اس تفصیل سے زیادہ ظاہر ہوتی ہی یہہ ہی کہ بہ نسبت لڑکوں کے لڑکیوں کے لئے تعلیم کم ہوتی ہی تاہم اس سے ایک گونہ تسلی ہی اس لئے کہ یہہ ۵۲۴ عدد سے لڑکیوں کے مدرسے پندرہ سال میں ہو گئے ہیں +

آتش زدگی۔ بذریعہ تار برقی معلوم ہوا کہ تاریخ ۲۰ اپریل شہر کابل کے بارود خانہ میں آگ چمک گئی جس سے ۴۰ آدمی مر گئے اور کئی ایک زخمی ہوئے پانچ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا معلوم نہیں ہوا کہ یہہ آگ کس طرح سے لگی +

بہرام خان۔ اخبارات سے معلوم ہوتا ہی کہ بہرام خان قاتل میجر میکڈانلڈ صاحب اخوند سوات کے پاس جا کر پناہ گیر ہوا ہی اگر یہہ بات راست ہی تو اُسکی گرفتاری کی کچھ امید نہیں ہی +

جزایر انڈمان۔ چند ہفتہ گذرے کہ ایک کشتی چینیوں کی انڈمان کے کسی جزیرے میں گئی وہاں کے باشندوں نے کشتی کے سب آدمیوں کو مار ڈالا اسبات کی شکایت حاکمان پورٹ بلیر سے کی گئی جنھوں نے اطلاع پاتے ہی کچھ سپاہ بھیجکر بعد تھوڑے سے مقابلے کے اُنکے گاؤں کو آگ لگا دی اور پھر واپس آئے +

پلنگ۔ چند روز ہوئے کہ ایک پرچہ میں درج ہوا تھا کہ ایک صاحب کو ایک پلنگ آدم خوار نے مار ڈالا تھا اب ایک اور خبر ہی کہ لفٹنٹ گالیس صاحب کو ایک دوسرے پلنگ نے مار ڈالا یہہ صاحب موتمین اور صاحبان اور شکاریوں کے اُسکے شکار کو گئے تھے صاحب موصوف اور ایک شکاری ایک درخت پر چڑھے ہوئے گولی چلاتے تھے اور دوسرے صاحب کچھ فاصلہ پر تھے اتنے میں اُس پلنگ نے درخت کیطرف حملہ کر کے پہلے شکاری کو گرا دیا بعد اُسکے صاحب کو جب یہہ باہم لوٹ پوٹ ہو رہے تھے دوسرے صاحبان نے اندیشے سے گولی نہ چلائی اتنے میں نزدیک آئے تو وہ پلنگ کھڑا ہو گیا اور گولی سے ہلاک کیا گیا مگر افسوس کہ لفٹنٹ گالیس صاحب پہلے ہی مر چکے تھے +

بمبئی۔ منشی غلام محمد صاحب رئیس بمبئی نے تین عرایض ایک بحضور نواب گورنر جنرل بہادر دوسری بحضور لفٹنٹ گورنر بہادر بمبئی تیسری بخدمت صاحب ڈایرکٹر بہادر بدیں درخواست ارسال کی ہیں کہ احاطہ بمبئی میں انگریزی و اردو کے سکول واسطے ترقی تعلیم اہل اسلام کے جاری کئے جائیں کیونکہ تا حال اس احاطہ میں کوئی ایسا اسکول نہیں ہی جسمیں اُردو کی تعلیم دیجاتی ہو۔ امید ہی کہ منشی صاحب اپنی درخواست میں کامیاب ہونگے +

ایلچی بخارا۔ عبد الحق ایلچی بخارا وارد لاہور ہیں اور سرکار سے لوازم مہمانداری پیش کئے جاتے ہیں چند روز میں کوہمری پر واسطے ملاقات نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے تشریف لیجائینگے مطلب یہہ ہی کہ سرکار انگریزی روسیوں سے محفوظ رہنے کے لئے انکو کچھ مدد دیوے +

از ٹیمس آف انڈیا

ہاتھی دانت۔ اندنوں میں ہاتھی اکثر ایشیا اور افریقہ کے گرم ملکوں میں پائے جاتے ہیں مگر سابق ایام میں وے سیبیریا اور دوسرے کوہستانی اور برفستانی ملکوں میں بھی ہوتے تھے جیسا کہ اب ہاتھی دانت کثرت سے سیبیریا میں ملتے ہیں اور الاسکا واقع شمالی امریکہ کے برف کے پگھلنے سے اس افراط سے ہاتھی دانت اور ہڈیاں پائی جاتی ہیں کہ سیکڑوں سال کے لئے کافی ہونگی اور نیز یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ یہہ لاشیں کئی صدیوں سے برف کے نیچے دبی ہوئی ہونگی +

عجیب گھڑی۔ اخبارات میں مذکور ہی کہ شہر مدراس میں ایک ایسی گھڑی ہی جس سے چار بجے صبح وو دو پہر ایکبجے رات کو توپ کی آواز نکلتی ہی مگر شہر کلکتہ میں کچھ عرصہ سے ایک عجیب گھڑی ایجاد ہوئی ہی جس کی پچاس فٹ چوڑی اور سنچائی ۷۰ فٹ ہی اونچی حرکت سے وہ ہفتوں مہینوں اور صدیوں کو بتلاتی ہی جو نیچے دور کو دکھاتی ہی ملک سیرو کا جھنڈا ہر روز اٹھایا اور گرایا جاتا ہی اور ملک پیرو کے تواریخی تاجروں کی تصویریں ظاہر کرتی ہی گھنٹے اور پاؤ گھنٹے پر بجتی اور وقت بوقت مختلف قسم کا سُر بجاتی ہی +

تعداد اخبارات۔ گزٹ آف انڈیا سے معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان میں ۳۰۴ اخبار جاری ہیں ان میں سے ۱۴۱ انگریزی زبان میں ۲۲۳ ہندوستانی اور ۴۰ ہندوستانی و انگریزی میں چھپتے ہیں پنجاب میں ۱۰ انگریزی و ۳۴ ہندوستانی میں +

دستور منسوخہ جاپان۔ میں قدیم سے یہہ دستور تھا کہ جب عورتوں کی شادی ہوتی یا سن بلوغت کو پہنچتیں تو اپنے دانت سیاہ کرتیں اور ابرو کے بال منڈوا ڈالتیں اب یہہ دستور موقوف کیا گیا۔ چنانچہ ملکہ جاپان اس رسم کے ہٹانے میں پیشوا ہوئیں +

آبادی روس۔ روس واقع ملک یورپ کی آبادی ۷۴۹۷۴۱۷۰ ہی اور روس واقع ملک ایشیا کی ۱۲۸۵۶۰۲۷ سب کل آبادی ۸۷۰۳۰۲۰۷ ہی +

گجرات۔ ایک دایم الحبس قیدی کمن نامے نے جیلخانہ گجرات میں ایک صاحب بیکن نام پر نکلنے پر جب وہ سوتا تھا حملہ کر کے اُسکے سر پر وہ ایسے زخم شدید لگائے کہ اُسکے چنگا ہونیکی اُمید نہیں ہی اور یہہ صاحب بھی جیلخانہ میں حسب دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند کے ماخوذ تھا۔ بعد اُسکے اُسنے اقرار کیا کہ کئی دن سے میں منتظر اسبات کا تھا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر یا صاحب مہتمم جیلخانہ یا کسی اور صاحب کو مار ڈالوں اور اگر یہاں موقع نہ ملتا تو لاہور یا اور کسی جگہہ میں اپنا ارادہ پورا کرتا +

چنبہ۔ کرنیل مکنڈرو صاحب سرکار کی طرف سے راجہ چنبہ کے بیٹے کے ولی سرپرست مقرر کئے گئے +

سرحدی خبر۔ کارسپانڈنٹ انڈین پبلک اوپینین لکھتے ہیں کہ باہم سلطان مراد خان حاکم کروس وکدمن و نایب علم خان حاکم ترکستان کے کچھ تنازع ہوا باعث اسکا یہہ تھا کہ چار ترکی عمدار سلطان مراد خان میں مقتول ہوئے نایب علم خان نے

یہ حال دریافت کرکے یا او کا قاتل ہیرے حوالے کئے جائیں*

مراد خان نے بعد چرب و چکنی گفتگو کے اقرار کیا کہ میں خود قاتل ہوں اور جو او ہاں جنگ ہوا۔ سپہ سالار علم خان تین ہزار سوار و پانچہزار پیادہ و بارہ ضرب توپ لیکر اُسکے مقابلہ کو گیا کہتے ہیں کہ امیر کابل نے یہہ خبر سُنکر دو ہزار سوار و چار ہزار پیادہ واسطے امداد نایب علم خان کے بھیجکر یہہ صلاح دی ہی کہ جب تک مراد خان گرفتار نہ کیا جاوے نہ واپس نہ آئے یہہ بھی خبر ہی کہ جہاندار شاہ سلطان مراد خان کا چچا حاکم سابق بدخشان چار سو سوار لیکر اپنے بھتیجے کی مدد کے واسطے روانہ ہوا ہی*

لودیانہ۔ یہاں چند روز سے برابر بارش ہوتی رہی اور سردی بھی مثل موسم سرما کے ہوگئی گویا ابھی سے برسات شروع ہوئی بجائے گرم ہونے کے ہوائے خنک چلنے لگی اکثر خلاف میدانان کا اٹھایا نہیں گیا سنا ہی کہ کئی جگہوں میں بارش سے غلہ کا بہت نقصان ہوا ہی۔ عارضہ چیچک بھی شہر میں پھیلتا جاتا ہی*

انتخاب اخبارات تار برقی

۲۔ مئی۔ بمبئی۔ کل شہر والیا کا عجایب خانہ کھولا گیا پرنس آف ویلس پرنس آرتھر اور شاہزادہ جرمن۔ چیچ ڈیوک اسٹریہ کا دوبگر اہلکاران ملکی وہاں موجود تھے شاہنشاہ اسٹریا نے اسپیچ کی*

۴۔ مئی۔ بمبئی۔ فوج متعینہ اور نبرگ مہم خیوہ کی بیمانہ تک پہنچ گئی اور فوج متعینہ دکا ڈج چو کولے میں بمشکل آگے بڑھتی ہی اور سپاہ میں بالکل صحت ہی*

۵۔ مئی۔ لنڈن۔ رائے اور چاکلٹ کا کارخانہ تیمیر برادرس کمپنی کا مقام سپیٹل فیلڈ میں بالکل جل گیا*

بُل مقام ڈکسن واقع ملک امریکہ گر گیا اُس وقت بہت سے آدمی اُسپر سے عبور کر رہے تھے چنانچہ پچاس آدمی گرکر ڈوب مرے*

۶۔ مئی۔ بمبئی۔ مسٹر ہنری رالنسن صاحب واسطے استقبال شاہ ایران کے مقرر کئے گئے*

عیسیٰ درمیانی اور شفیع ہے

پرچہ ہفتہ گذشتہ میں ہمنے وعدہ کیا تھا کہ صاحب ہادی حقیقت کے تیسرے اعتراض کے جواب میں کچھ کہا جائیگا چنانچہ اب ہم اُس وعدہ کو پورا کرتے ہیں اعتراض مذکورہ اسبات پر تھا کہ عیسائی لوگ مسیح کو درمیانی اور شفیع جانتے ہیں جسکے بغیر خدا کی درگاہ میں کوئی پہنچ نہیں سکتا اور جسکے نام میں سب دعائیں اور مناجات کیجا دیں ورنہ مقبول نہ ہونگی اس اعتراض کے ثبوت میں صاحب ہادی حقیقت نے متی کی انجیل ۶ باب کی ۹ سے ۱۳ آیت تک حوالہ دیکے کہا کہ اگر کوئی وسیلہ درکار ہوتا تو عیسیٰ ضرور ذکر کرتا پر جس حال کہ عیسیٰ نے ایسا ذکر نہیں کیا تو عیسائیوں کا خیال اُنکی غلطی ہی۔ افسوس کہ کوئی مسیح کی ان باتوں سے ایسا نتیجہ نکالے۔ وہ کون تھے جنھیں اُسنے اس طور سے نصیحت کی کیا وہ اُسکے شاگرد نہیں تھے جو اُسکو اپنا شفیع جانتے تھے جسکو یہ نصیحت جو متی کی انجیل کے ۵ باب کی پہلی دو دوسری آیتوں کو پڑھے وہ بھیڑ کو دیکھکے ایک پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب بیٹھا اُسکے شاگرد اُس پاس آئے تب وہ اپنی زبان کھولکے اُنہیں سکھلانے لگا چنانچہ وہ دعا مذکورہ اُن لوگوں کے لئے دی گئی جو عیسیٰ پر ایمان لاکے خدا کے فرزند کہلاتے ہیں روا نہیں ہی کہ اور کوئی خدا کو اپنا آسمانی باپ کہے اسبات کے ثبوت میں آیات مندرجہ ذیل دیکھو جتنوں نے اُسے یعنی مسیح کو قبول کیا اُسنے انہیں اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں یعنے اُنہیں جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں یوحنا کا پہلا باب ۱۲ آیت کیونکہ تم سب کے سب اُس ایمان کے سبب جو یسوع مسیح پر ہی خدا کے فرزند ہو گلتیوں کو ۳ باب ۲۶ آیت۔ الغرض صرف مسیح پر ایمان لانے سے کوئی خدا کا فرزند ہو سکتا ہی اور صرف اُس ہی کے لئے خدا کو باپ کہنا جائز ہی دوسرے کے لئے مناسب نہیں بلکہ میں گستاخی ہی کیونکہ جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُسپر رہتا ہی یوحنا ۳ باب ۳۶ آیت غرض جب عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو سکھلایا کہ خدا کو اے باپ پکارکے دعا مانگیں تو اُسنے یہہ نہیں کہا کہ شفیع کی کچھ ضرورت نہیں ہی بلکہ برعکس اُسکے یہہ بات اُس نصیحت سے مفہوم ہوتی ہی۔ مخفی نرہے کہ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو صاف سکھلایا کہ بغیر میرے کوئی خدا کی درگاہ میں پہنچ نہیں سکتا ہی یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۶ آیت میں اُسنے کہا ہی کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا ہی اور یہہ بھی ظاہر ہو کہ عیسیٰ نے اپنے لوگوں کو سکھلایا کہ میرا نام لیکر دعا مانگو چنانچہ اُسنے اُن سے یوں کہا کہ اب تک تمنے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا مانگو تو تم پاؤگے تاکہ تمہاری خوشی کامل ہو جس دن تم میرے نام سے مانگوگے یوحنا ۱۶ باب ۲۴ و ۲۶ آیتیں پھر اُسنے کہا اگر تم میرے نام سے کچھ مانگوگے تو میں وہی کرونگا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پاوے یوحنا ۱۴ باب ۱۳ آیت ان باتوں سے اظہر من الشمس ہی کہ اعتراض صاحب ہادی حقیقت بالکل باطل اور قول اہل عیسوی سچ اور درست ہی*

بہشت

میرے پڑوس میں ایک چھوٹی لڑکی رات کے وقت نہایت غور اور خوشی کے ساتھ آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی تاروں اور ستاروں کی چمک پر نہایت اشتیاق سے خیال کر رہی تھی میں اُسکے نزدیک گیا اور پوچھا کہ اے لڑکی تو کیا سوچتی ہی اُسنے جواب دیا کہ اگر آسمان کے باہر کی طرف یہہ شان و شوکت اور تجمل ہی تو اُسکے اندر کی طرف کیسی زیادہ ہوگی میں نے جواب دیا۔ کہ ضرور۔ جب آسمان کی طرف۔ جو دنیا پر دیکھتی ہی ایسی خوب ہی تو وہ طرف جو خدا کے تخت کی طرف ہی بہت ہی شاندار ہوگی*

رسید زر

معرفت بابو ہیرا لعل لاہور کلاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ مہ

بمطبع امریکن مشن لودیانہ با اہتمام پادری وریری صاحب چھپا

